اداریہ:

نہج البلاغہ وسیلۂ قرب الٰہی

نہج البلاغہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی ملکوتی روح کی وہ گنگناہٹ والٰہی نغمہ سرائی ہے جس کے ذریعہ انہوں نے گہرے آفاقی وآسمانی مفاہیم کو زمینی ودنیوی زبان میں دنیای بشریت کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کردیا ہے تاکہ انسان آہستہ آہستہ اپنے معبود کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس کا تقرب حاصل کرسکے اور اس دنیا میں ایسی زندگی بسر کرے کہ اسے دنیا وآخرت دونوں حاصل ہوجائے۔ نہج البلاغہ انسانوں کیلئے ایسا منصوبہ بند پروگرام اور لائحہ عمل ہے جو بنی نوع انسان کو دنیا طلب لوگوں کے مکروفریب کی وجہ سے نہ ترک دنیا وگوشہ نشینی کی طرف راغب ہونے دے اور نہ دولت وثروت اندوزی جیسی آفت وپریشانی میں گرفتار ہونے دے۔ درحقیقت نہج البلاغہ قرآن کریم کی ایسی حقیقی تفسیر ہے جو درست سوچنے کی منطق سکھاتی ہے اور غلط ونادرست تفسیروں سے دور اور محفوظ بھی رکھتی ہے۔ دوسری عبارت میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ نہج البلاغہ حضرت علیؑ کی معرفت اور ان سے عشق پیدا کرنے والی کتاب ہے۔ نہج البلاغہ اور علیؑ کی محبت کی وجہ سے قرآن سے لگاؤ اور محبت پیدا ہوجاتی ہے اور موجودہ معاشروں میں قرآن انسان کا بہترین ہمدم اور ساتھی ہے۔

بنیادی اعتبار سے نہج البلاغہ شناخت ومعرفت کی کتاب ہے۔ جب انسان اس کتاب کا عقل وفکر کی گہرائی وگیرائی کے ساتھ مطالعہ کرتا ہے تو وہ خداشناسی، امام شناسی، معاد شناسی، دنیا شناسی جیسے علوم ومعارف پر مکمل دسترس حاصل کرلیتا ہے۔ پوری نہج البلاغہ ایسی اصطلاحوں سے مملو ہے جن میں سے ہر ایک انفرادی اور خصوصی معرفت کی حامل ہے مثلاً علم، عقل، فہم، حکمت، شعور، بصیرت، برہان، یقین، تفکر، تفقہ، تفہم، تدبر، ادراک، معرفت اور استدلال وغیرہ۔

درحقیقت خداشناسی، دنیا شناسی اور انسان شناسی کا یہ عدیم المثال خزانہ ایک مخصوص عصرو زمانہ پر منحصر نہیں ہے بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کو وقت وزمانہ کی حدود اور جغرافیائی سرحدوں کے دائرہ میں محدود نہیں کیا جاسکتا ہے بلکہ دنیا کے جس علاقے میں انسان اور انسانی سماج موجود ہے اسے اس کتاب میں موجود نورانی کلمات اور زندگی ساز درس کی ضرورت بہرحال ہے۔ اس

کتاب میں موجود ومنقول درس کو ہر دور اور ہر زمانہ کے انسان کا سرنامۂ زندگی قرار دینا چاہئے اور سبھی لوگوں بالخصوص نوجوان نسل کو ارشادات نہج البلاغہ سے خصوصی لگاؤ رکھنا چاہئے کیونکہ آنحضرت کا کلام علم الٰہی پر مشتمل ہے اور اس سے کلام نبوی کی جھلک بھی محسوس ہوتی ہے۔

نہج البلاغہ ایسی معرکۃ الآرا علمی وادبی تخلیق ہے جس کے ساتھ زندگی بسر کی جانی چاہئے۔ ہر لمحہ اس کی تعلیمات کے سایہ میں سانس لینی چاہئے اور اسے اپنی روح کا ہمدم وساتھی بنالینا چاہئے۔ نبض اور قلب کی دھڑکن کو نہج البلاغہ کی تعلیمات سے ہم آہنگ ہونا چاہئے تا کہ اس کتاب میں مندرج علوی پیغامات کو زندگی کی گہرائی میں جگہ دی جاسکے اور معنی ومفہوم کی سرزمین پر فتح حاصل کی جاسکے۔ حالانکہ معرفت علویہ کی اونچی چوٹی تک رسائی حاصل کرنا یہاں تک کہ تعلیمات نہج البلاغہ تک بھی رسائی حاصل کرنا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں ہے اور ہم لوگوں کو اپنی اس کمزوری کا اعتراف کرلینا چاہئے کہ نہج البلاغہ میں زہدوتقویٰ،عبادت،عرفان،حکمت، فلسفہ، پندوموعظہ،شجاعت ومعرکہ آرائی اور سماجی ودیگر ذمہ داریوں کی جو وسیع دنیا آباد ہے اسمیں داخل ہونا ممکن نہیں ہے اور مختلف النوع علوم ومعارف کے اس لامحدود سمندر کی مکمل شناخت بھی مشکل ہے۔ اس رسالہ میں شامل مضامین ومقالات کے مؤلفین بھی یہ دعویٰ نہیں کرسکتے کہ وہ نہج البلاغہ کے تمام پہلوؤں کی تعریف وتوصیف میں پوری طرح کامیاب ہیں بلکہ ان کی حتی الامکان کوشش یہ ہے کہ مجلّہ راہ اسلام کے قارئین کرام مولای متقیان حضرت علی علیہ السلام کے اقوال وارشادات سے بیگانہ وناواقف نہ رہ جائیں بلکہ تمام مخاطبین اس عظیم وگرانقدر عارف سے حتی المقدور فائدہ اٹھاسکیں۔

اس ذخیرۂ دنیا وآخرت یعنی کتاب نہج البلاغہ کی تدوین ۴۰۰ھ میں سیدرضی کے ذریعہ عمل میں آئی جس کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا حصہ: حضرت امیر المومنینؑ کے خطبات اور اقوال وارشادات پر مشتمل ہے جس میں ۱۲۵ خطبات، ۱۱۱ ارشادات، ۴ اقوال اور ۱۲ دیگر خطبات وکلمات دعا شامل ہیں۔

دوسرا حصہ خطوط پر مشتمل ہے جس میں ۶۳ مکتوبات، ۱۲ وصیت ونصیحت نامہ اور احکام وفرامین ہیں۔ اس کے علاوہ ایک دعا اور ایک عہد نامہ بھی ہے۔ ان احکام وفرامین کے درمیان مالک اشتر کے نام جاری کیا گیا فرمان غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے جس میں حضرت علیؑ نے اسلامی حکومت کے مختلف پہلوؤں کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ ان میں سب سے چھوٹا مکتوب نمبر ۷۹ ہے

جس میں صرف دوسطروں میں بات مکمل ہوگئی ہے۔

تیسرا حصہ: کتاب نہج البلاغہ کا یہ حصہ ۴۸۰ مختصر کلمات پر مشتمل ہے۔

یہ سرمایہ جاوید حضرت علی علیہ السلام کے گہربار کلمات وارشادات سے منتخب کیا گیا ہے۔ اثروتاثیر اور زیبائی ودلکشی میں نہج البلاغہ کی ہر عبارت خصوصی اہمیت اور غیرمعمولی افادیت کی حامل ہے۔ بظاہر یہ نثری مجموعہ ہے لیکن موزونیت کلام اور الفاظ کے درمیان موجود دلکش آہنگ وموسیقیت کی وجہ سے نظم جیسا لطف حاصل ہوتاہے اور عبارت میں پیش کی گئی بات احساسات کی گہرائی میں اپنی جگہ بنالیتی ہے۔ اس سلسلے میں حضرت علی خود ارشادات فرماتے ہیں:

''اس میں کوئی شک نہیں کہ زبان انسانی جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو اس کے ذہن کے اختیار میں ہے۔ اگر ذہن میں جوش وخروش پیدانہ ہو اور اپنی جگہ پر ٹھٹھک جائے تو زبان سے کوئی کام نہیں لیاجاسکتا ہے لیکن جب ذہن کھل جائے تو پھر وہ زبان کو مہلت نہیں دیتا یعنی زبان کو اپنی من مانی کرنے کی اجازت نہیں ملتی۔ بیشک ہم سپاہ سخن کے کمانڈر ہیں اور درخت سخن کی جڑیں ہمارے اندر اپنی جگہ بناچکی ہیں اور اس کی شاخیں ہمارے ذہن میں لٹک رہی ہیں۔''

نہج البلاغہ اور حضرت علی علیہ السلام کے اقوال وارشادات کا نمایاں پہلو یہ ہے کہ انہوں نے صرف ایک میدان میں اپنے کمالات فن کا مظاہرہ نہیں کیا ہے بلکہ مختلف شعبوں میں اپنی جولانی طبع کا اظہار کیا ہے اور کلام کی اس وسعت وجامعیت کا راز صاحب کلام کی جامعیت میں مضمر ہے کیونکہ کلام، صاحب کلام کی روح کا نمائندہ ہوتا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام کی روح کسی خاص دنیا کے دائرہ میں محدود نہیں ہے بلکہ عرفان کی اصطلاح میں وہ مرد کامل کے بلند درجہ پر فائز ہیں اور مرد کامل کائنات کی جملہ عظمت وفضیلت کا حامل ہوتا ہے اور یہ روحانی خصوصیت حضرت علی علیہ السلام کے کلام میں بھی جلوہ گر دکھائی دیتی ہے چنانچہ الٰہیات وماورای طبیعت مباحث ومسائل کے ساتھ ہی ساتھ سلوک وعبادت، حکومت وعدالت، اہلبیت وخلافت، موعظہ وحکمت، دنیا پرستی، حماسہ وشجاعت، دعا ومناجات، سیاست وسماجیات، اسلام وقرآن، اخلاق وپاکیزگی نفس اور افراد وشخصیتوں کے سلسلے میں باقاعدہ بحث کی ہے اور ان تمام مضامین ومباحث کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ''راہ اسلام' کا یہ شمارہ حاضر خدمت ہے جس میں مولای متقیان کے ارشادات عالیہ کی مکمل وضاحت تو نہیں پیش کی جاسکی لیکن اس کی ہلکی سی جھلک پیش کرنے کی کوشش ضرور کی گئی ہے۔ والسّلام